موسمِ گرما کا استقبال اور اس کی قدردانی

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي تَعَاقُبِ الْأَيَّامِ نِعْمَةً، وَفِي اخْتِلَافِ الْفُصُولِ رَحْمَةً، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْقَائِلِ: ﴿**إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ**﴾[1].

برادرانِ ایمان، میرے عزیز بھائیو! کائنات کے اس خوبصورت نظام میں قُدرتِ اِلٰہی کی عظیم نشانیاں موجود ہیں، اور اس میں بَسنے والی مخلوقات کے لیے رب تعالیٰ کی جلیل القدر نعمتیں پائی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ان عظیم نشانیوں اور نعمتوں میں سے ایک نعمت اور ایک نشانی دنوں اور مہینوں کی گردش کا نظام ہے، اسی طرح سال بھر کے موسموں کا آگے پیچھے تبدیل ہوتے رہنا بھی قدرتِ اِلٰہی کا عظیم شاہکار ہے، چنانچہ ہر ایک موسم رب تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی نشانیوں سے مالامال ہے، اور اِس میں خَلقِ خدا کے لیے عبرت بھی ہے اور نصیحت بھی، تاکہ شکرگزار بندے شکرگزاری کریں، اور تدبر و تفکر کرنے والے غور و فکر کریں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ**﴾[2]. وہی اللہ رات اور دن کا الٹ پھیر کرتا ہے، یقیناً ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے نصیحت کا سامان ہے جن کے پاس دیکھنے والی آنکھیں ہیں.

تو میرے بھائیو! موسمِ گرما کی آمد آمد ہے، جس میں سورج کی تَپِش شدید ہو جاتی ہے، اور اس کی تیز حرارت سے درخت عمدہ پھل دینے لگتے ہیں، ارشادِ ربِّ قدیر ہے:﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ * رِزْقًا لِلْعِبَادِ﴾(٣)، اور کھجور کے اونچے اونچے درخت جن میں تہہ بَرتہہ خوشے ہوتے ہیں، تاکہ ہم بندوں کو رزق عطا کریں"، چنانچہ موسمِ گرما میں خیر و برکت عام ہو جاتی ہے، رحمتِ خداوندی کے آثار ہر سُو جلوہ افروز ہوتے ہیں، اور رَبِّ اَرحمُ الرّاحمین کی قدرت وحِکمت بھرپور نُمایاں ہو جاتی ہے۔ لہٰذا قدرتِ الٰہی کی اس عظیم نشانی موسمِ گرما کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں، اور آخِر کیونکر خوش دلی سے ہم اس کا استقبال نہ کریں؟ جبکہ گرمی بھی تو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے موسموں میں سے ایک موسم ہے، لہٰذا گرمی سے پریشان ہو کر اس کو برا بھلا کہنا، یا اس پر واویلا کرنا اور بیزاری کا اظہار کرنا بالکل بھی جائز نہیں، اور بھلا گرمی لگنے پر آہ و فریاد کرنا کیسے روا ہو سکتا ہے؟ جبکہ اللہ رب العزت نے اپنی بے شمار نعمتوں اور عظیم عطاؤں کو موسمِ گرما میں ودیعت فرما رکھا ہے۔

میرے بھائیو! موسمِ گرما کی تعطیلات بھی سخت گرمی کے دنوں میں ہوتی ہیں، جن میں وقت کی فراخی میسر آتی ہے، اور دن کے اوقات میں کام کرنے کا بھرپور وقت ملتا ہے وقت ایک قیمتی دولت ہے اور فرصت ایک عظیم الشان نعمت ہے جس سے بہت سے لوگ غفلت کا شکار رہتے ہیں، کیا انہوں نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نہیں سنا؟: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ»(٤)، صحت و تندرستی اور فرصت و فراغت کے ایام ایسی دو نعمتیں ہیں جن میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار رہتے ہیں اور ان کی قدر نہیں کر پاتے، لہٰذا دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان موسمِ

گرما کی ان تعطیلات کو غنیمت جانے اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھائے، ان ایام کے لیے اپنے اہداف و مقاصد متعیّن کرے اور انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچائے، اسی طرح کوئی علمی یا مفید سرگرمی اختیار کرے اور اسے پورا کرے، ایسا نہ ہو کہ تعطیلات یونہی بلا فائدہ ختم ہو جائیں اور انسان نہ اپنی علمی صلاحیتوں کو بڑھا سکے، نہ کوئی ہنر سیکھ سکے اور نہ ہی کوئی ایسی مفید سرگرمی اختیار کر سکے جو اس کی زندگی کو خوشنما اور نتیجہ خیز بنائے.

اللہ کے نیک بندو! موسم گرما کی تعطیلات کا بہترین استعمال یہ ہے کہ انسان اپنے اہل خانہ کو بھرپور وقت دے، ان کے ساتھ باہمی محبت کے رشتوں کو مضبوط کرے، آپسی تعلق و الفت کو تقویت بخشے، اور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کرے، چنانچہ آنحضرت ﷺ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ خوش گوار وقت گزارا کرتے، ان سے محبت بھرے انداز میں گفتگو فرمایا کرتے اور ان کی دل جوئی کیا کرتے تھے(٥)، لہٰذا **میرے دوستو**، آپ بھی اپنے بچوں کو خود سے قریب کریں باہمی اعتماد پیدا کریں ان کے ساتھ مضبوط رشتہ قائم کریں، ان کے ساتھ بیٹھیں، ان سے باتیں کریں، ان کی علمی و تفریحی سرگرمیوں میں ان کا ساتھ دیں، ان کے کھیل کود اور دوسری سرگرمیوں کا نظام الاوقات بنائیں، اُن کیلئے الیکٹرانک ڈیوائسز کے استعمال کا ضابطہ کار متعیّن کریں، انہیں عقل و دانائی کی باتیں سکھائیں، جیسا کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی: ﴿يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ﴾(٦). (لقمان

نے یہ بھی کہا) بیٹا! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، اور وہ کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں یا زمین میں، تب بھی اللہ اسے حاضر کر دے گا، یقین جانو اللہ بڑا باریک بیں، بہت باخبر ہے.

لہذا اے نوجوانو! ان ایام کی قدر دانی کرو، ان میں اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرو، کوئی فن اور ہنر سیکھو یا کسی صنعت میں مہارت حاصل کرو، کسی مفید کتاب کا مطالعہ کرو، اور اپنی اچھی صحت کے لیے باقاعدگی سے ورزش کرو، کیونکہ بہترین چھٹیاں وہی ہیں جنہیں گزار کر انسان پہلے سے زیادہ علم و معرفت والا بن جائے، اس کی شخصیت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے، اور وہ اپنے اور اپنے معاشرے کے لئے پہلے سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٧).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے مؤمن بھائیو! ہمارے وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات نے گرمی کے موسم میں آرام و اطمینان کے تمام اَسباب مہیا کیے ہیں، چنانچہ عوام کے لیے ٹھنڈے اور سایہ دار مقامات کی فراوانی کو یقینی بنایا، عمدہ رہائش گاہیں اور محفوظ عوامی مقامات بنائے، اور ضروری خدمات کی انجام دہی کو آسان کیا، چنانچہ ذرا غور فرمائیے کہ رب تعالیٰ کا ہم پر کتنا احسان ہے کہ یہاں ہمارا بیشتر وقت اے سی میں گذرتا ہے سخت گرمی میں بھی ٹھنڈی کا ماحول ہوتا ہے ہم یہاں ٹھنڈی گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں، ٹھنڈے مقامات میں اپنی ملازمت پوری کرتے ہیں، ٹھنڈی مسجدوں میں رب تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں، اور شام کو جب لوٹتے ہیں تو اپنے ٹھنڈے گھروں میں آرام کرتے ہیں، میرے بھائیو یہ ایسی عظیم نعمت ہے جو اس ملک میں ہمیں ہر جگہ اور ہر وقت میسر آتی ہے، یہ نعمت اس قدر عام ہو چکی ہے اور لوگ اے سی کے اس درجہ عادی ہو چکے ہیں کہ اس کی قدر و اہمیت ہی دل سے نکل گئی ہے، اور کم ہی ایسے لوگ ہیں جو اسے رب تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان سمجھتے ہیں اس کا صحیح استعمال کرتے ہیں اور اس پر شکر گزاری کرتے ہیں ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾(٨) چنانچہ تمام تر تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو دونوں جہانوں کا پروردگار ہے.

میرے بھائیو! وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات ایسی بے شمار فیملی تفریح گاہوں اور سیاحتی مقامات سے مالا مال ہے، جہاں سیر کرنے والوں کی دلچسپی کا بھرپور نظم ہے وہاں ان کو دلی خوشی اور دماغی تازگی حاصل ہوتی ہے، لہٰذا ان چھٹیوں کو غنیمت جانیے اور اپنے بچوں کے ساتھ وطنِ عزیز کی تاریخی جگہوں کی سیر

کیجیے اور اہم مقامات دیکھنے کے لیے وقت نکالیے، تاکہ بچوں میں اپنے وطن سے محبت اور اس پر فخر کا جذبہ پیدا ہو، اور وہ بخوبی جان لیں کہ ان کا اپنا ملک خیر وبرکت سے مالا مال ہے، اور سیر وتفریح کے ایسے بے شمار مقامات سے آراستہ ہے، جو پُراَمن بھی ہیں، اور آرام دہ بھی ہیں، اور دنیا کی کسی بھی دوسری جگہ سے بے نیاز کرنے کے لیے کافی بھی ہیں*** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ مُحَمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِه، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) يونس: ٦.
(٢) النور: ٤٤.
(٣) ق: ١٠-١١.
(٤) البخاري: ٦٤١٢.
(٥) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ" متفق عليه.
(٦) لقمان: ١٦.
(٧) النساء: ٥٩.
(٨) الفاتحة: ٢.